ع ٤١٢٤ ع ٤١٣٤

٩٥٥٥٥ ٥٥٥٥٩

ترک فرزانت سوداء فرزا

۱۳۳۴
مناظرہ

# سوداءِ مرزا

اس رسالہ میں طبی دلائل اور مرزا صاحب کی تحریرات
سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نہ
نبی تھے نہ مسیح نہ مجدد تھے اور نہ ہی ولی بلکہ مرض مالیخولیا
کے مریض تھے۔ ان کے کل الہامات اور دعاوی محض
مرض مالیخولیا کے باعث تھے

مؤلفہ
حاجی حکیم ڈاکٹر محمد علی سند یافتہ طبیہ کالج دہلی
ہیڈ پروفیسر طبیہ کالج امرتسر ناظم طبی بورڈ و مالک دلّی دواخانہ رجسٹرڈ مہان سنگھ گیٹ امرتسر

آفتاب برقی پریس امرتسر
باہتمام شیخ غلام حیدر صاحب پرنٹر چھپا

تعداد ایکہزار　　(زیادہ تعداد کے خریدار کو خاص رعایت)　　فی کاپی ۳

# معنون

ظفر الملت والدین حامی دین متین حضرت مولٰنا
مولوی ظفر علی خاں صاحب مالک اخبار
زمیندار کی اُن بے بہا تبلیغی خدمات کو جو صاحب
موصوف نے مرزائیوں کو راہِ راست پر لانے کی
خاطر انجام دی ہیں مدِ نظر رکھکر میں اپنی اس
تالیف کو آپ کے نام نامی واسم گرامی کے ساتھ
معنون کرتا ہوں۔ ع

گر قبول اُفتد زہے عزو شرف

امرتسر
۱۹ اکتوبر سنہ ۳۱ء

حکیم محمد علی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# وجہ تالیف

احمدی صاحبان کبھی تو مرزا صاحب کو مسیح اور کبھی نبی ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا کرتے ہیں۔ حالانکہ نبی اور ملہم کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ صحیح الدماغ ہو۔ اس کا حافظہ نہایت قوی ہو۔ اس کو کوئی دماغی بیماری نہ ہو۔ جیسا کہ وہ خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ

(۱) "ملہم کے دماغی قویٰ کا نہایت مضبوط اور اعلیٰ ہونا بھی ضروری ہے
(ریویو آف ریلیجنز ماہ ستمبر ۱۹۲۹ء) صـ۴

(۲) انبیا کا حافظہ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے (ریویو ماہ نومبر ۱۹۲۹ء صـ۸)

(۳) ملہم کا دماغ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے (ریویو ماہ جنوری ۱۹۳۰ء صـ۲۶)

(۴) نبی کے کلام میں جھوٹ جائز نہیں (مسیح ہندوستان میں صـ۱۹)"

اس لئے ضروری ہوا کہ طبی رو سے مرزا صاحب کے دماغ کا معائنہ کیا جائے

(۱) اگر ان کے دماغی قویٰ کمزور ہوں

(۲) حافظہ ایسا کمزور ہو کہ نسیان تک نوبت پہنچ چکی ہو

(۳) دماغ خراب ہو چکا ہو۔

(۴) ان کے کلام میں تناقض اور جھوٹ ہو

(۵) اور ان تمام عوارضات ردیہ کا باعث مالیخولیا ہو

تو اس صورت میں ان کے دعاوی کی تردید کیلئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ جیسا کہ ڈاکٹر شاہ نواز خانصاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن فرماتے ہیں کہ

"ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے۔ کہ اس کو ہسٹریا۔ مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا۔ تو اس کے دعوے کی تردید کیلئے کسی اور ضرب کی ضرورت

نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے۔ جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے (ریویو اگست ۱۹۲۶ء صہ ۶)۔"

اس واسطے میں نے طبی معلومات کو مدنظر رکھ کر مرزا صاحب کے دماغ کا معائنہ کیا تو معلوم ہوا کہ مرزا صاحب نہ ہی مسیح تھے نہ نبی اور نہ ہی مجدد تھے نہ ولی۔ بلکہ مرض مالیخولیا کے مریض تھے۔ اسی مالیخولیا کی وجہ سے ان کے کل دماغی قوی کمزور ہو چکے تھے۔ (ملاحظہ ہو شہادت ۷)

ان کا حافظہ کمزور ہو کر نسیان تک نوبت پہنچ چکی تھی (ملاحظہ ہو تطبیق علامات ۱۶)

ان کا دماغ خراب ہو چکا تھا۔ ملاحظہ ہو شہادت ۱

ان کے کلام میں سخت تناقض اور جھوٹ تھا (ملاحظہ ہو تطبیق علامات ۲۰)

ان کے کل الہامات اور دعاوی مرض مالیخولیا کی وجہ سے تھے (تمام کتاب اس کا ثبوت ہے)

اس تحقیق کے بعد میں نے اپنا فرض سمجھا کہ اس بات سے عوام الناس کو آگاہ کر دوں۔ تاکہ وہ دھوکہ سے بچ جائیں۔ اور مرزا صاحب کو مالیخولیا کا بیمار سمجھ کر ان سے الگ رہیں اور جو عدم واقفیت کے باعث اس جال میں پھنس چکے ہیں وہ جلد از جلد توبہ کر کے راہ راست پر آجاویں۔

یہ مضمون میں نے حاجی عبد الغنی صاحب ناظم انجمن شباب المسلمین بٹالہ کے ایماء پر لکھا اور ۲ر نومبر ۱۹۲۶ء کے جلسہ انجمن شباب المسلمین بٹالہ میں اس پر لیکچر دیا۔ جس سے سامعین پر ایک گہرا اثر ہوا۔ ان کا اصرار تھا کہ اس کو عام اخبارات اور رسائل میں شائع کیا جائے۔ لیکن عدیم الفرصتی کے باعث ایک عرصہ تک یہ مضمون معرض التوا میں پڑا رہا

اب رہنمائے قوم جناب سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی امیر جماعت اہلحدیث کی فرمائش پر میں نے اس کو نہایت اہتمام کے ساتھ طبع کرایا۔ اور اس سے قبل جو مضامین مرزا صاحب کو صحیح الدماغ ثابت کرنے اور مالیخولیا وغیرہ کی تردید

ہیں احمدی اصحاب نے تحریر کئے تھے ان تمام کا جواب نہایت مدلل اور مہذب پیرایہ میں اس رسالہ کے اخیر پر لکھا۔ میرا دعویٰ ہے کہ کوئی احمدی خواہ وہ ڈاکٹر ہو یا حکیم اگر مرزائیت کے تعصب کی پٹی کو آنکھوں سے ہٹا کر منصفانہ حیثیت سے اس مضمون کو دیکھیگا۔ تو یقیناً اسی وقت اپنی زبان سے مرزا صاحب کے ناقص الدماغ ہونے کا اقرار کرے گا۔ اگر کسی مجبوری کے باعث اپنے منہ سے یہ الفاظ نہ کہے گا تو اس کے دلمیں یکدفعہ ضرور کھٹک جائے گا کہ واقعی مرزا صاحب مالیخولیا کے مریض تھے (حکیم محمد علی)

## جن کتابوں سے امداد لی گئی

میں نے اس رسالہ کی تیاری میں جن کتابوں سے امداد لی انکے نام حسب ذیل ہیں:۔

(۱) شرح اسباب (۲) ترجمہ شرح اسباب (۳) حدود الامراض (۴) طب اکبر اردو (۵) اکسیر اعظم فارسی (۶) قانون شیخ (۷) مخزن حکمت (۸) بیاض نور الدین (۹) مشکوۃ شریف (۱۰) مسلم شریف (۱۱) مسند احمد (۱۲) اربعین (۱۳) ازالہ اوہام (۱۴) ست بچن (۱۵) حقیقت الوحی (۱۶) نزول مسیح۔ (۱۷) درثمین (۱۸) البشریٰ (۱۹) ریویو آف ریلیجنز (۲۰) سیرۃ المہدی (۲۱) اخبار بدر قادیان (۲۲) رسالہ تشحیذ الاذہان (۲۳) کتاب منظور الٰہی (۲۴) اخبار الفضل (۲۵) دافع البلاء (۲۶) آئینہ کمالات اسلام (۲۷) کتاب البریہ (۲۸) نجم الہدیٰ (۲۹) انجام آتھم (۳۰) حقیقت النبوت (۳۱) ایک غلطی کا ازالہ (۳۲) اشتہار انعامی پانسو۔ (۳۳) براہین احمدیہ۔ (۳۴) نسیم دعوت (۳۵) اخبار الحکم (۳۶) تبلیغ رسالت (۳۷) اشتہار لنگرخانہ (۳۸) راز حقیقت (۳۹) مکتوبات احمدی (۴۰) تحفہ گولڑیہ کشتی نوح (۴۱) حمامۃ البشریٰ۔ (۴۲) تریاق القلوب (۴۳) نصرۃ الحق (۴۴) اتمام الحجۃ۔ (۴۵) لیکچر سیالکوٹ (۴۶) تذکرۃ الشہادتین۔ (۴۷) وید اور قرآن کا مقابلہ (۴۸) توضیح المرام (۴۹) پیام صلح (۵۰) کرامات الصادقین (۵۱) چشمۂ معرفت (۵۲) خطبہ الہامیہ۔ (۵۳) اشتہار معیار الاخبار (۵۴) الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح۔

**شکریہ** | مولانا ثناء اللہ صاحب۔ بابو حبیب اللہ کلرک۔ مولانا عبدالرحمن صاحب مولانا نیک محمد صاحب کا میں بدل مشکور ہوں جنہوں نے اس رسالہ کی تیاری میں میری امداد فرمائی۔

# مرزا صاحب کن کن امراض میں مبتلا تھے

مرزا صاحب مالیخولیا مراقی میں مبتلا ہونے کے علاوہ دائم المریض اور بہت سی ردّی اور خطرناک امراض میں مبتلا تھے۔ جن کی مختصر فہرست حسب ذیل ہے:۔

(۱) درد سر (۲) دوران سر (۳) کمی خواب (۴) تشنج اعصاب (۵) ضعفِ دماغ (۶) ضعفِ حافظہ (۷) ضعفِ اعصاب (۸) تشنجِ قلب (۹) سوءِ ہضم (۱۰) اسہال (۱۱) ذیابیطس (۱۲) ہسٹریا۔ (۱۳) مالیخولیا مراقی۔ نسیان۔

اس وقت ہمیں آپ کی دیگر امراض سے کوئی بحث نہیں۔ ہمیں تو آپ کے دماغ میں مالیخولیا اور اس کی وجہ سے بعض عوارضات ثابت کرنا مقصود ہے۔ اس لئے ہم مرزا صاحب کی دوسری امراض کو چھوڑتے ہوئے اپنی تمام تر تحقیق اسی مرض کی تشخیص میں صرف کرتے ہیں۔ اور زبردست شہادتوں کی بناء پر ثابت کرتے ہیں۔ کہ آپ روز روشن کی طرح مرض مالیخولیا میں مبتلا تھے۔

## شہادت ۱

خود مرزا صاحب اپنے مجموعہ امراض ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ میں ایک دائم المریض آدمی ہوں۔ . . . . . . . . . . .

"ہمیشہ سر درد۔ دورانِ سر۔ کمی خواب۔ تشنج۔ دل کی بیماری دورے کے ساتھ آتی ہے۔ اور دوسری چادر جو میرے نیچے کے حصہ بدن میں ہے۔ وہ بیماری ذیابیطس ہے کہ ایک مدت سے دامن گیر ہے اور بسا اوقات سَو سَو دفعہ رات کو یا دن کو پیشاب آتا ہے۔ اور اس کثرت پیشاب سے جس قدر عوارض ضعف وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب میرے شامل حال رہتے ہیں۔ ضمیمہ اربعین ۳ و ۴ مطبوعہ ۲۹ دسمبر ۱۹۰۰ء ضیاء الاسلام پریس قادیان ع۴

## شہادت ۲

خود مرزا صاحب اپنے مراقی ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔

"دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی کی تھی جو اسطرح وقوع میں آئی آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان سے جب اتریگا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہونگی۔ تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرتِ بول۔ اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ صفحہ ۵

## شہادت ۳

مراق کے متعلق مرزا صاحب کی اپنی شہادت ملاحظہ ہو۔

"میرا تو حال یہ ہے کہ باوجود اسکے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ راتکو مکان کے دروازے بند کرکے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے۔ اور دورانِ سر اور دورہ زیادہ ہو جاتا ہے تاہم میں اسباب کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں" (کتاب منظور الٰہی صفحہ ۳۴۸)

## شہادت ۴

مراق اور ہسٹریا کے متعلق مرزا صاحب کی بیوی اور بیٹے کی شہادت۔ جناب مرزا بشیر احمد پسر دوم مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) کو پہلی دفعہ دورانِ سر اور ہسٹریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوتے ہوئے آپ کو اُتھو آیا۔ اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہو گئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کیلئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرمانے لگے کہ آج کچھ طبیعت خراب ہے۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر کے بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا

کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کر دو۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو میاں کی طبیعت کا کیا حال ہے۔ شیخ حامد علی نے کہا کچھ خراب ہو گئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد میں چلی گئی تو آپ بیٹھے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ میری طبیعت بہت خراب ہو گئی تھی۔ لیکن اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اُٹھی اور آسمان تک چلی گئی۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا۔ اور غشی کی سی حالت ہو گئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا دوروں میں کیا ہوتا تھا۔ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے۔ خصوصاً گردن کے پٹھے۔ اور سر میں چکر ہوتا تھا۔ اور اس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہو گئی۔ خاکسار نے پوچھا کہ اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی۔ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر درد کے دورے ہوا کرتے تھے۔ خاکسار نے پوچھا کیا حضرت صاحب پہلے خود نماز پڑھاتے تھے والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر پھر دوروں کے بعد چھوڑ دی

(سیرۃ المہدی حصہ اول ص۱۳)

شہادت ع۵ | مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے مراق کی بیماری ہے (ریویو اپریل ۱۹۲۵ء ص۴۵)

شہادت ع۶ | حضرت مرزا صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے (ریویو اگست ۱۹۲۶ء ص۱۱،۶)

شہادت ع۷ | مراق کا مرض حضرت مرزا صاحب کو موروثی نہ تھا۔ بلکہ یہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا تھا۔ اور اس کا باعث سخت دماغی محنت۔ تفکرات۔ غم

او۔ سوء ہضم تھا۔ جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا۔ اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دورانِ سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔ (ریویو اگست ۲۶ئہ صـ۱)

شہادت ۸ؔ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دورانِ سر۔ دردِ سر۔ کمی خواب تشنج دل۔ بدہضمی۔ اسہال۔ کثرت پیشاب۔ اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا۔ اور وہ عصبی کمزوری تھا۔ (ریویو مئی ۱۹۲۷ء صـ۲۶)

شہادت ۹ؔ مرض مراق حضرت مرزا صاحب کو ورثہ میں نہیں ملا تھا۔ پس حضرت صاحب کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مراقی علامات کے دو بڑے سبب تھے اول کثرت دماغی محنت۔ تفکرات قوم کا غم۔ دوسرے غذا کی بے قاعدگی کیوجہ سے سوء ہضم اور اسہال کی شکایت (ریویو قادیان اگست ۱۹۲۶ء صـ۹)

نوٹ:۔ مرزا صاحب کو مراق ہونے کی نو شہادتیں لکھی گئی ہیں۔ جن میں سے ۱، ۲، ۳ تو مرزا صاحب کی اپنی شہادتیں ہیں۔ جن میں ذرہ بھر بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہوسکتی۔ باقی شہادت ۴ؔ مرزا صاحب کی بیوی اور بیٹے کی شہادت ہے۔ جو قریباً قریباً نمبر ۱، ۲، ۳ کے برابر برابر ہے۔ باقی پانچ شہادتیں ایسے ثقہ راویوں کی ہیں۔ جن پر شک کرنا کفر کے مترادف ہے لہذا ثابت ہوگیا۔ کہ مرزا صاحب علاوہ دیگر امراض کے مراق میں مبتلا تھے اب ہم مراق کی حقیقت از روئے طب تحریر کرتے ہوئے ثابت کریں گے کہ مراق مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔ جس میں مریض کے خیالات فاسد اور فکر ناقص ہو جاتا ہے۔

# مراق کی حقیقت از روئے طب

(۱) نوعٌ من المالیخولیا یسمی المراقی والعلۃ الناخر وذالک یکون من خلط سوداوی حاد یجتمع فی المعدۃ ویحدث فیھا ورمًا باردًا او فی الماساریقا ویحدث فیھا سددًا او ورمًا۔ او فی الطحال او فی المراق وترتقی منہ بخارات

الی الدماغ فی ای عضو کان اجتماعہ۔ (شرح اسباب جلد اول صلا، مطبع نولکشور)
یعنی مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔ جس کو مراق کہتے ہیں۔ یہ تیز سودا سے جو معدہ میں جمع ہو جاتا ہے۔ پیدا ہوتا ہے۔ اور اس میں ورم بارد پیدا کر دیتا ہے۔ یا ماساریقا میں جمع ہو کر اس میں سدہ اور ورم پیدا کرتا ہے۔ یا تلی میں یا غشاء مراق میں جمع ہو کر ورم پیدا کرتا ہے۔ جس عضو میں یہ مادہ ہوتا ہے اس سے سیاہ بخارات اٹھکر دماغ کیطرف چڑھتے ہیں۔

(۲) والاحساس بارتفاع بخارات شبیۃ بالدخان (شرح اسباب جلد اول صلا)
یعنی مالیخولیا مراقی کی یہ بھی علامت ہے کہ دھوویں جیسے سیاہ بخارات چڑھتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں (جیسا کہ شہادت ۲ میں مذکور ہے)

(۳) قال سرافیون لان ابتداء ہ۔ یکون من المراق وھو بالتشدید الغشاء المستبطن للاحشاء من خارج وقال یوحنا لانہ نفخ المراق وھذا اولیٰ (شرح اسباب جلد اوّل صلا)

سرافیون کی رائے ہے کہ چونکہ اس مرض کی ابتدا غشاء مراق سے ہوتی ہے اس لئے اس کا نام مراق رکھا گیا ہے اور مراق ایک جھلی ہے جو بیرونی جانب سے احشاء بطن کو استر لگاتی ہے۔ لیکن یوحنا کی رائے ہے کہ اس مرض میں مراق میں نفخ ہو جاتا ہے اس لئے اس کو مراق کہتے ہیں اور یہ صحیح ہے۔

# مالیخولیا کس کو کہتے ہیں

(۱) قال الشیخ انما یقال مالیخولیا لما کان حدوثہ عن سوداء غیر محترقۃ تسمیۃ لہ باسم السبب لان معناہ بالیونانیۃ الخلط الاسود وقال یوحنا ابن سرافیون معناہ الفزاع فیکون تسمیۃ باسم عراضہ وھو تغیر الظنون والفکر عن المجری الطبعی الی الفساد والخوف لمزاج سوداوی توحش الروح ویفزعہ ولا یؤذی احداً بخلاف الجنون السبعی ونوع منہ یقال لہ المراقی وھو ان یکون بشرکۃ المراق (حدود الامراض مطبوعہ مجتبائی صلا)

شیخ الرئیس کہتے ہیں۔ چونکہ مالیخولیا کے معنی سیاہ خلط کے ہیں اور یہ مرض سوداء غیر محترقہ سے پیدا ہوتا ہے اس لئے مرض کا نام اس کے سبب کے نام پر رکھا گیا۔ لیکن یوحنا ابن سرافیون کہتے ہیں۔ کہ مالیخولیا کے معنی ڈر اور خوف کے ہیں جو اس کے عوارضات سے ہے لہٰذا مرض کا نام اس کے عرض کے نام پر رکھا گیا۔ اور اس کی ماہیت یہ ہے کہ اس میں ظن اور فکر مجریٰ طبعی سے خوف اور فساد کی طرف بدل جاتے ہیں۔ جس کی وجہ مادہ سوداء ہے۔ جو روح کو متوحش اور ڈرپوک بنا دیتا ہے اور یہ مریض کسی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں دیا کرتا۔ بخلاف جنون سبعی کے اور مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔ جس کو مالیخولیا مراقی کہا جاتا ہے۔ اور وہ مراق کی شرکت کے باعث ہوا کرتا ہے۔

## اسبابِ مرض

اسباب واصلہ میں سے تو یہی ہے کہ خلط سوداوی حاد معدہ ماساریقا اور مراق میں جمع ہو کر ورم بارد پیدا کر دیتا ہے۔ لیکن اسباب سابقہ حسب ذیل ہیں:۔
ضعف دماغ۔ رنج و غم۔ کثرت مجامعت۔ جلق۔ کثرت محنت دماغی۔ زیادہ جاگنا۔ نہایت مشکل مسائل کے حل کرنے میں رات دن سوچتے رہنا۔ بواسیر کے خون کا بند ہو جانا۔ کبھی معدہ جگر اور تلی کے افعال کے فتور سے بھی یہ مرض ہو جاتا ہے
نوٹ:۔ جب مراق کے سبب سے ہو تب اسے مالیخولیا مراقی کہتے ہیں (مخزن حکمت طبع پنجم جلد دوم ص ۱۳۵۱

## اقسامِ مرض

مالیخولیا بحسب محل او سہ قسم است اوّل آنکہ سببش مخصوص بنفس دماغ باشد و این را مالیخولیا دماغی گویند۔ دوم آنکہ سبب ادعام در جمیع بدن و عروق باشد غیر قلب و دماغ و از آں بخار بسوئے دماغ مرتفع گردد و این را مالیخولیا عمومی گویند۔ سوم آنکہ سبب آں در عضوئے خاص مشارک دماغ باشد پس اگر سبب در آلات غذا بود مانند معدہ و مراق

این قسم را مراقی گویند (اکسیر اعظم جلد اول مطبع نولکشور صفحہ ۱۸۶)

# خلیفہ اول حکیم نور دین صاحب کی رائے

مالیخولیا بحسب محل سبب تین قسم پر ہے۔ اول دماغی جس کا محل وقوع دماغ ہے۔ اطبا اس کو شر الاصناف کہتے ہیں۔ دوم قلب اور دماغ کے سوا جس کا محل تمام بدن ہو۔ اور تمام بدن سے بخارات دماغ کی طرف چڑھیں یہ تمام اقسام مالیخولیا سے اسلم ہے۔ سوم امعاء میں ردیہ فضلات سے یا معدہ کے سوداوی ورم سے۔ یا باب الکبد کے ورم سے یا جگر اور امعاء دونوں سے یا عروق دقاق سے یا ماساریقا کے سوداوی بلا ورم سدہ سے یا ماساریقا کے ورم سے بخارات نکل کر غشاء مراق تک پہنچیں۔ اور مراق سے اٹھکر بخارات دماغ کی طرف جائیں۔ اور مالیخولیا پیدا کریں۔ اس کو مالیخولیا مراقی کہتے ہیں۔ (ف) چونکہ مالیخولیا جنون کا ایک شعبہ ہے اور مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے۔ اور مالیخولیا مراقی میں دماغ کو ایذا پہنچتی ہے اس لئے مراق کو سر کے امراض میں لکھا گیا ہے۔ (بیاض نور الدین جزء اول مطبع وزیر ہند پریس ۷ دسمبر ۱۹۲۸ء صفحہ ۲۱۱)

# علاماتِ مالیخولیا

علامت ۱ مالیخولیا میں تغیر فکر و گمان علی العموم عادت اور ان دھندوں اور شغلوں کے موافق ہوا کرتا ہے۔ جو مریض کے خیال میں بحالت صحت جمی ہوتی ہیں۔ مثلاً ایک کمہار اپنے آپ کو یہ خیال کرتا تھا۔ کہ میں مٹی کا برتن ہو گیا ہوں۔ اور وہ اس خوف سے کہ کہیں ٹوٹ نہ جاؤں آدمیوں اور دیواروں کے قریب بھی نہ جاتا تھا۔ دوسرے شخص کو جو مرغے خریدتا اور انہیں پال کر موٹا کرتا پھر انہیں بیچا کرتا تھا۔ یہ خیال ہو گیا تھا۔ کہ میں مرغ ہو گیا ہوں۔ چنانچہ وہ بلندیوں پر چڑھتا اور پہلو پر اپنے بازو مرغوں کی مانند مارتا۔ اور بانگ دیتا تھا۔ دوسرے مریض کو جو سپیروں (سانپ والوں)

کے ملقہ میں اکثر جایا کرتا یہ خیال ہو گیا تھا کہ ایک سانپ ہمارے پیٹ میں گھس گیا ہے اور کہا کرتا تھا کہ سانپ نے ہمارے جگر کو کھا لیا ہے (اردو ترجمہ شرح اسباب جلد ۱ ص ۱۳۶ طبع سوم ترجمہ کبیر الدین)

علامت ۲ مثلاً اگر مریض لشکری باشد دعوی بادشاہی کند۔ سخن مملکت و تدبیر جنگ و قلعہ کشائی و مانند آن گوئید و اگر کسی دشمنے داشتہ باشد وہم کند کہ قومے قصد گرفتن و کشتن او کردہ اند و او را زہر خواہند داد و اگر مریض دانشمند بودہ باشد دعوی پیغمبری و معجزات و کرامات کند۔ و سخن از خدائی گوئید و خلق را دعوت کند (اکسیر اعظم جلد ۱ ص ۱۸۸)

علامت ۳ وقد یبلغ الفساد فی بعضہم الی حد یظن انہ یعلم الغیب وکثیرا ما یخبر بما سیکون قبل کونہ (شرح اسباب مطبع نولکشور جلد اول ص ۶۹)

یعنی بعض مریضوں میں یہ فساد گاہے اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ وہ اپنے آپکو غیب دان سمجھتا ہے اور بسا اوقات آئندہ ہونے والے واقعات کی خبر پہلے سے ہی دے دیتا ہے۔

علامت ۴ وقد یبلغ الفساد فی بعضہم الی حد یظن انہ صار ملکا وقد یبلغ فی بعضہم الی اعلی من ذالک فیظن انہ الحق وھو تعالی عن ذالک (شرح اسباب جلد اول ص ۶۹)

یعنی بعض مریضان مالیخولیا میں یہ فساد اس حد تک ترقی کر جاتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو فرشتہ سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ اور بعضوں میں اس سے بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے آپ کو خدا تعالی سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ والتخیلات الردیۃ لفساد الدماغ وتغیرہ عن المجرای الطبعی یعنی دماغ کے فساد اور تغیر کے باعث تخیلات ردیہ ہوا کرتے ہیں۔ (شرح اسباب جلد اول ص ۶۹)

علامت ۵ مریض تنہائی کو پسند کرتا ہے وحب الوحدۃ (شرح اسباب ص ۶۸) جلد اول۔

علامت ۶ بعض عالم اس مرض میں مبتلا ہو کر دعوی پیغمبری کرنے لگتے ہیں۔ اور اپنے بعض اتفاقی واقعات کو معجزات قرار دینے لگتے ہیں۔ (مخزن حکمت طبع پنجم جلد ۲ ص ۱۳۵۲)

# خلیفہ اوّل حکیم نورالدین صاحب کی تحقیقات

علامت ۷ مالیخولیا کا کوئی مریض خیال کرتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں۔ کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں کوئی موت سے ڈرتا ہے۔ کوئی اس وہم مبتلا ہوتا ہے کہ مجھ کو کوئی زہر نہ دیدے (بیاض نورالدین حصہ اول ص۲۱۲)

نوٹ:۔ بعض مریضان مالیخولیا کے متعلق تشخیص مرض کا فیصلہ بجز طبیب حاذق کے دشوار ہوا کرتا ہے چنانچہ حکیم نورالدین صاحب لکھتے ہیں

علامت ۸:۔ اگرچہ ابتدا میں مالیخولیا کی تشخیص دشوار ہے۔ مگر اس کے طول طویل سلسلہ کلام اور بیان مرض کو لمبا کرنے سے طبیب حاذق سمجھ لیتا ہے کہ وہ مالیخولیا میں مبتلا ہے
بیاض نورالدین جز اول ص۲۱۲

علامت ۹ مریض کو اپنے خیالات اور جذبات پر قابو نہیں رہتا اور تخیل بڑھ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ مجنون لوگوں کی بات پیشگوئی کیطرح پوری بھی ہو جاتی ہے۔
(ریویو اگست ۱۹۲۶ء ص۵)

علامت ۱۰ وروئیت دخان و تاریکی درخواب واستعجال، درامور کہ لائق استعجال نباشد وصبر درامور مشروع وطیش وحقد بطی (کینہ دیرپا) ومکث درامور سہل کہ دران مکث نشاید وصداع ونسیان وفواق احیاناً ودفع ریح متواتر وخفقان معدی وقلبی وگاہے عظم طحال۔ ظاہر شدن از عوارض مرض مبارک مراق است لیکن وجود اینہمہ دریک شخص ضرور نیست
(اکسیر اعظم جلد اول ص۱۸۹)

علامت ۱۱ اگر مالیخولیا کی پیدائش صفرا کے جلنے سے ہو تو مالیخولیا کے ساتھ جنون بھی ہوتا ہے۔ نیز اس قسم میں مریض کو حیرت بے عقلی ہذیان۔ جھنجھنا۔ چلانا اور بے قراری ہوتی ہے مریض کو بیداری قلت سکون اور کثرت غصہ ہوتا ہے (ترجمہ شرح اسباب جلد اول ص۱۴۲)

علامت ۱۲ مالیخولیا صفراوی جو کہ احتراق صفرا سے ہو اس کا مریض ہمیشہ غضبناک۔ بدحواس

حیران و پریشان ۔ بد خلق و بکواسی ہوتا ہے اور زیادہ بیدار رہا کرتا ہے (مخزن حکمت طبع پنجم جلد دوم صفحہ ۱۳۵۲)

علامت ۱۳ چونکہ دماغی قویٰ میں فتور ہوتا ہے اس لئے اسکی اکثر باتیں ایک دوسرے کے مخالف ہوتی ہیں

علامت ۱۴ اقوال و افعال میں بھی خرابی ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ دماغ کے بطن اوسط میں علت ہے ۔ (بیاض نور الدین صفحہ ۲۱۳)

علامت ۱۵ طرح طرح کے ایسے خیال انکے دل میں آتے ہیں ۔ جنکی کوئی حقیقت نہیں ہوتی (ریویو مئی ۱۹۲۷ء صفحہ ۲۲

علامت ۱۶ مریض بعض دفعہ ایسا خیال کر لیتا ہے جسکی واقعات تردید کر دیتے ہیں ریویو مئی ۱۹۲۷ء صفحہ ۲۳ حاشیہ

علامت ۱۷ اکثر بے خوابی کی شکایت کرتا ہے (بیاض نور الدین جز اول صفحہ ۲۱۳)

علامت ۱۸ ہضم اچھا نہیں ہوتا (۱۹) تپ کا گمان رہتا ہے (۲۰) کبھی ہاتھ پاؤں جلتے ہیں کبھی ٹھنڈے رہتے ہیں ۔

(۲۱) مریض اپنے مرض کے بیان میں بس نہیں کرتا ۔ (۲۲) ہر وقت سوچ میں رہتا ہے ۔ (۲۳) کمر سے لے کر شانوں تک درد محسوس کرتا ہے (۲۴) کانوں میں آوازیں آتی ہیں (۲۵) جس بیماری کا بیان کیا جائے مریض کہتا ہے یہ مرض مجھ کو ہے ۔ (۲۶) کبھی قبض کبھی دست آتے ہیں (بیاض نور الدین جز اول صفحہ ۲۱۳

# تطبیق علامات مالیخولیا بعلامات مرزا صاحب

| علامات مالیخولیا | علامات مرزا صاحب |
| --- | --- |
| (۱) مالیخولیا کے معنی ڈر اور خوف کے ہیں۔ جو اسکے عوارضات سے ہے لہذا مرض کا نام اسکے عرض کے نام پر رکھا گیا اور اس کی ماہیت یہ ہے کہ اس میں ظن اور فکر مجری طبعی سے خوف اور فساد کیطرف بدل جاتے ہیں (ﭘ: مالیخولیا کس کو کہتے ہیں ع۱ ﭘ:) | (۱) مرزا صاحب گورنمنٹ کے خوف سے یا وجود مدعی نبوت ہونیکے اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہر ایک ایسی پیشگوئی سے اجتناب ہوگا۔ جو امن عامہ اور اغراض گورنمنٹ کے مخالف ہو۔ (اربعین نمبر اول ص۱ حاشیہ) |
| (۲) ورویت دخان و تاریکی درخواب علامت ع۱۰ | (۲) میں نے دیکھا کہ کوئی کالی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی۔ (شہادت ع۴ ص۵) |
| (۳) مریض تنہائی کو پسند کرتا ہے علامت ع۵ | (۳) رات کو مکان کے دروازے بند کرکے بڑی بڑی رات تک بیٹھا اس کام کو کرتا ہوں شہادت ع۳ ص۵ |
| (۴) ہضم اچھا نہیں ہوتا علامت ع۱۴ | (۴) اس کا باعث سخت محنت تفکرات غم اور سوء ہضم تھا (شہادت ع۷) ص۶ |
| (۵) کبھی ہاتھ پاؤں جلتے کبھی ٹھنڈے رہتے ہیں علامت ع۲۰ | (۵) والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے۔ (شہادت ع۴) ص۵ |
| (۶) مریض ہر وقت سوچتا رہتا ہے۔ علامت ع۲۲ | (۶) تفکرات قوم کا غم اور اس کی اصلاح کی فکر شہادت ع۹ ص۷ |
| (۷) کبھی قبض کبھی دست آتے ہیں علامت | (۷) سوء ہضم اور اسہال کی شکایت تھی (شہادت ع۹) |

| | |
|---|---|
| (۸) اگر مریض دانشمند بوده باشد دعوی پیغمبری و معجزات و کرامات کند (علامت ۲) | (۸) ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (اخبار بدر مارچ ۱۹۰۸ء)<br>(ب) نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ حقیقت الوحی ص ۳۹۱<br>(ج) سچا خدا وہی خدا ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۱)<br>(د) مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے یہ عاجز ہی ہے (ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۸۲) |
| (۹) گاہے اپنے آپکو فرشتہ سمجھنے لگ جاتا ہے علامت ۴ | (۹) دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل لکھا ہے (اربعین ۳ ص ۳۰ حاشیہ) |
| (۱۰) بعضوں میں فساد دماغ اس سے بھی ترقی کر جاتا ہے علامت ۴ | (۱۰) انت منی وانا منک (حقیقت الوحی ص ۷۴) تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے<br>(ب) انت منی بمنزلۃ اولادی اے مرزا تو میرے بیٹے کی طرح ہے (اربعین ۴ ص ۳۳ حاشیہ)<br>(ج) اسمع ولدی۔ میرے بیٹے سن (البشری جلد اول ص ۴۹) |
| (۱۱) بعض اوقات وہ اپنے آپ کو خدا سمجھنے لگ جاتا ہے علامت ۴ | (۱۱) رایتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت انّنی ھو فخلقت السموات والارض (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)<br>میں[1] نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو خدا ہوں پھر مجھے یقین ہوگیا کہ میں وہی ہوں پھر میں نے آسمان اور زمین پیدا کئے۔ |

[1] لفظ خواب سے یہ الہام کمزور نہیں ہوتا کیونکہ مرزا صاحب فرماتے ہیں نبی کی خواب تو ایک قسم کی وحی ہوتی ہے (ازالہ اوہام ص ۹۲)

| | |
|---|---|
| | (ب) میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں تا اسی حال میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا اِنَّا زَیَّنَّا السماء الدنیا بمصابیح پھر میں نے کہا کہ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔ کتاب البریّہ ص۷۸ و ص۷۹ ) |
| (۱۲) بسا اوقات آئندہ ہونے والے واقعات کی خبر پہلے سے ہی دیدیتا ہے علامت ۳ | (۱۲) آپکی بعض پیشگوئیاں جو اتفاقاً درست نکلیں۔ وہ اسی بات کی علامات تھیں۔ |
| (۱۳) مریض ہمیشہ غضبناک۔ بدحواس، حیران و پریشان۔ بدخلق و بکواسی ہوتا ہے۔ علامت ۱۲<br>(ب) مریض کو اپنے خیالات اور جذبات پر قابو نہیں رہتا علامت ۹ | (۱۳) مرزا صاحب کی بدخلقی اور اشتعال جذبات ملاحظہ ہو پہلے آپ نے تمام مسلمانوں کو حرام زادہ کہا یقبلنی ویصدق دعوتی اِلّا ذریۃ البغایا۔ یعنی حرامزادہ اور ولدالزنا کے سوا ہر مسلمان مجھے قبول کرے گا۔ اور میری دعوت کی تصدیق کرے گا۔ ( آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ وزیر ہند پریس ماہ جولائی ۱۹۲۴ء ص۵۴۷)<br><br>**علمائے کرام کو گالیاں**<br><br>(الف) اے بدذات فرقہ مولویاں تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو تم پر افسوس ہے کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا۔ وہی عوام کالانعام کو |

## علماء کرام کو گالیاں

بھی چلایا (انجام آتھم ص۲۱)

(ب) نالائق نذیر حسین اور اس کا ناسعادتمند شاگرد محمد حسین (انجام آتھم ص۲۵۲)

اِنَّ العدیٰ صاروا خنازیر الفلا
نساءھم من دونھنّ الاکلبُ

(ج) میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔ (نجم الہدیٰ ص۱۰)

## حضرت مسیح کو گالیاں

(الف) ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے۔ چہ جائیکہ نبی قرار دیں (ضمیمہ انجام آتھم ص۹) حاشیہ

(ب) تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ)

(ج) آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵)

## حضرت امام حسین کی شان میں گستاخی

(۱) کربلا ئیست سیر ہر آنم ۔ صد حسین است در گریبانم

## حضرت فاطمۃ الزہرا کی شان میں گستاخی

(۱) حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا (ضمیمہ حقیقۃ النبوۃ ص۲۶۶ حاشیہ)

| علامات مالیخولیا | علامات مرزا |
|---|---|
| (۱۴) جن کاموں میں جلدی کی ضرورت نہ ہو۔ مریض ان میں جلدی کرتا ہے علامت ص۱ | (۱۴) مرزا صاحب ماہ رمضان المبارک ۱۳۲۳ھ میں امرتسر آئے اور گھنیالال کے منڈوہ میں لیکچر دیتے ہوئے لوگوں کے سامنے چائے پی۔ اور اپنی جلد بازی کا ثبوت دیا۔ اگر ذرا صبر کرتے اور جلسہ سے فارغ ہو کر کہیں الگ بیٹھ کر چائے پیتے تو عوام الناس کا ہدف ملامت نہ بنتے۔ مگر چونکہ اپنی بیماری سے مجبور تھے اس لئے ایسا ہوا۔ |
| (۱۵) مریض امور شرعیہ میں جو اسپر فرض یا واجب ہوں دیر کرتا ہے علامت ص۱ | (۱۵) حج بیت اللہ مرزا صاحب پر فرض تھا۔ لیکن اخیر عمر تک نصیب نہیں ہوا۔ حالانکہ مسیح موعود کے متعلق صحیح مسلم کتاب الحج اور مسند احمد میں حدیث ہے کہ وہ حج کرے گا۔<br>(ب) ایکدفعہ مرزا صاحب سے کسی نے پوچھا کہ آپ حج کب کرینگے۔ آپ نے یہ جواب دیا کہ ابھی تو ہم سوروں کو مار رہے ہیں۔ اُن سے فارغ ہونگے تو حج کرینگے۔ (اخبار القادیان یکم ستمبر ۱۹۰۲ء ص۶) |
| (۱۶) مریض خلقت خدا کو مذہبی تبلیغ کرتا ہے اور اپنا ماننا ضروری بتاتا ہے۔ علامت ص۲ | (۱۶) خدا تعالےٰ نے میرے پر ایمان لانیکے واسطے تاکید کی ہے میرا دشمن جہنمی ہے (انجام آتھم ص۶۲)<br>(ب) جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا۔ اور بیعت میں داخل نہ ہوگا۔ اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے (معیار الاخبار ص۸) |
| (۱۷) اپنی سب باتوں کو خدا کی طرف سے جانتا ہے علامت ص۳ | (۱۷) وما ینطق عن الھویٰ (اشتہار انعامی پانسو ص۳۲)<br>انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول له کن فیکون<br>یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو ایک بات کو کہے ہو جا تو |

وہ ہو جاتی ہے اور یہ خدا کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہُوا یہ میری طرف سے نہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۹۵)

(ب) وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی (البشریٰ جلد ۲ ص ۹۷)

(۱۸) مریض کو نسیان ہوتا ہے علامت ۱۰

(۱۸) مرزا صاحب فرماتے ہیں مجھے صبح کو ایک الہام ہُوا تھا میرا ارادہ ہُوا کہ لکھ لوں۔ پھر حافظہ پر بھروسہ کرکے نہ لکھا۔ آخر وہ ایسا بھولا کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا (اخبار بدر ۶ مارچ ۱۹۰۳ء ص ۵)

(ب) آج صبح جب میں نماز کے بعد ذرا لیٹ گیا۔ تو الہام ہُوا۔ مگر افسوس کہ ایک حصہ اس کا یاد نہیں رہا۔ (آگے آپ لکھتے ہیں) اس نسیان میں بھی کچھ منشار الٰہی ہوتا ہے (البشریٰ جلد ۲ ص ۸۰) واہ سبحان اللہ نسیان اور منشاءِ الٰہی (مؤلف)

(ج) حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔ (نسیم دعوت ص ۷۱ حاشیہ۔ ریویو اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ حاشیہ

(۱۹) مریض میں خودی اور تعلّی کے خیالات پیدا ہو جاتے ہیں۔ علامت ۷

(۱۹) آسمان سے کئی تخت اترے پہ تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا (حقیقت الوحی ص ۸۹)

(ب) لولاک لما خلقت الافلاک۔ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا۔ حقیقت الوحی ص ۹۹

(ج) قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (البشریٰ جلد ۲ ص ۱۲۲)

میں رسول ہوں نبی ہوں خدا ہوں۔ میں خدا کا بیٹا ہوں کن فیکون میری شان میں ہے۔ یہ تمام باتیں تعلّی کی علامت ہیں

(۲۰) طرح طرح کے ایسے خیالات ان کے دل میں آتے ہیں۔ جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی علامت ۱۵

(د) ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے
(دافع البلا صفحہ ۲۰)

(س) حضور صلعم پر ابن مریم اور دجال اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت کاملہ منکشف نہ ہوئی اور مجھ پر کھلے طور پر منکشف کر دی گئی (ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۲۸۲)

(۲۰) ربنا عاج ہمارا رب عاجی ہے اس کے معنی ابتک معلوم نہیں ہوئے (براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۵/۵۵۶ البشری جلد ۱ صفحہ ۴۳)

(ب) شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سنگ اسود منم
(البشری جلد اول صفحہ ۴۸)

(ج) خاکسار پیپرمنٹ (البشری جلد ۲ صفحہ ۹۴)

(د) لنگر اٹھادو (البشری جلد ۲ صفحہ ۱۰۱)

(ر) پیٹ پھٹ گیا معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے۔
البشری جلد ۲ صفحہ ۱۱۹

(س) ایسوسی ایشن (البشری جلد ۲ صفحہ ۱۳۲)

(ش) دو شہتیر ٹوٹ گئے (البشری جلد صفحہ ۹۷)

(ص) اے ازلی ابدی خدا بیڑیوں کو پکڑ کے آ۔
البشری جلد ۲ صفحہ ۷۹

(ض) افسوس صد افسوس (البشری جلد ۲ صفحہ ۷۱)

(ط) بالفعل نہیں (البشری جلد اول صفحہ ۱۱)

(ظ) وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے البشری جلد ۲ صفحہ ۵

(ع) دشمن کا بھی خوب وار نکلا۔ جسپر بھی وہ وار پار نکلا (البشری جلد ۲ صفحہ ۱۵)

(غ) لایموتُ احدٌ من رجالکم۔ تمہارے مردوں سے کوئی نہیں مریگا۔ اس کے حقیقی معنی کہ تمہارے رجال میں کوئی نہیں مریگا تو ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی نے زندہ رہنا ہے۔ مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہیں ہے شاید کوئی اور معنی ہوں (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۷۸)

(ف) زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۰)

(ق) آسمان سے دودھ اترا ہے محفوظ رکھو (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۱۲)

(ک) عالم کباب (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۱۶)

(گ) کمترین کا بیڑا غرق ہوگیا۔ (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۱)

(ل) واللہ واللہ سدھا ہویا آوّلاً (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۳۰)

(م) غلام محمد کی بچے (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۳۲)

(ن) پوری ہوگئی (البشریٰ جلد صفحہ ۱۳)

(و) تمہارے نام کی (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۵۹)

(ہ) راز کھل گیا (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹)

(ی) کل واحد منہم ثَلّج (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۷)

(ی) تمہاری قسمت ایتوار (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۲)

(۲۱) آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۳۹)

(الف) اِنّا انزلناہ قریبًا من القادیان (البشریٰ جلد ۱ صفحہ ۲۴)

(ب) خدا قادیان میں نازل ہوگا۔ (البشریٰ جلد ۱ صفحہ ۵۶)

(ج) خدا وہ خدا جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب و اخلاق کیساتھ بھیجا (البشریٰ جلد ۱ صفحہ ۶۳)

یہ سب مرزا صاحب کے پیخانہ الہام ہیں۔

(۱۲) مریض بعض دفعہ ایسا خیال کر لیتا ہے جس کی واقعات تردید کر دیتے ہیں علامت ۱۶

نوٹ:۔ مسلمانوں کو اور علماؤں کو گالیاں اور حضرت مسیح کو یاوہ گوئی تہذیب اور اخلاق کا ہی نمونہ ہے۔(مؤلف)

(د) رسول اللہ پناہ گزین ہوئے قلعہ ہند میں (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۴۲)

(ر) ہم مکہ میں مرینگے یا مدینہ میں (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۰۵)

(س) آسمان ٹوٹ پڑا سارا کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۴)

(ش) ایک ہفتہ تک ایک بھی باقی نہیں رہے گا۔ (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۴)

(ص) اب تو میں یقین کرتا ہوں کہ نذیر حسین ہماری جماعت میں داخل ہوا۔ کئی مرتبہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی زندگی میں تو قائل نہیں ہوا۔ مگر جب فوت ہو گیا تو ہماری جماعت میں داخل ہو گیا۔ (اخبار بدر ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۸)

(۲۰) نسیان اور دماغی قویٰ میں فتور ہونے کی وجہ سے اسکی اکثر باتیں ایک دوسرے سے مخالف اور متضاد ہوتی ہیں۔ علامت ۱۳ و ۱۰

## طاعون کے متعلق متضاد باتیں

| اس کے مخالف تصویر کا دوسرا رخ | تصویر کا ایک رخ |
|---|---|
| (۱) ایک دفعہ کسی قدر شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی۔ (حقیقت الوحی صفحہ ۲۳۲) | قادیان طاعون سے اسلئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا (آگے چلکر فرماتے ہیں) قادیان کے چاروں طرف دو دو میل |

| | |
|---|---|
| کے فاصلہ پر طاعون کا زور رہا مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آجتک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا (دافع البلاء ص۵) | |
| (ب) اگرچہ طاعون تمام بلاد پر اپنا پر ہیبت اثر ڈالیگی مگر قادیان یقیناً یقیناً اسکی دستبرد سے محفوظ رہیگا اخبار الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ء | |
| (ج) انی احافظ کل من فی الدار من ھذہ المرض الذی ہو ساری۔ یعنی میں تمام گھر والوں کو اس بیماری سے بچاؤنگا ایسی بیماری جو متعدی ہے (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۴۰) | (ج) طاعون کے دنوں میں جبکہ قادیان زور پر تھا۔ میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہو (حقیقت الوحی حاشیہ ص۸۴) |
| (د) چونکہ یہ امر ممنوع ہے کہ طاعون زدہ لوگ اپنے دیہات کو چھوڑ کر دوسری جگہ جائیں اسلئے میں اپنی جماعت کے ان تمام لوگوں | (د) مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت صلعم کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر چاہیئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں سے لڑائی لڑنے والے ٹھہریں گے اور یہ (مریدوں کے لیئے عام ہدایت) |

کو جو طاعون زدہ علاقہ میں ہیں منع کرتا ہوں کہ وہ اپنے علاقوں سے قادیان یا کسی دوسری جگہ جانے کا ہرگز قصد نہ کریں اور دوسروں کو بھی روکیں اور اپنے مقامات سے نہ ہلیں
اشتہار لنگر خانہ کا انتظام حاشیہ۔

## حضرت مسیح کے متعلق متضاد باتیں

(۲) ایک طرف حضرت مسیح اور اس کی دادیوں اور نانیوں کو صرف اسوجہ سے گالیاں دی جاتی ہیں کہ عیسائیوں نے آنحضرت صلعم کو گالیاں دی ہیں چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں

"ہمیں پادریوں کے یسوع اور اسکے چالچلن سے کچھ غرض نہ تھی انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلعم کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال انپر ظاہر کریں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۸)

(۲) بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کرتا ہے۔ حضرت عیسے ؑ کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہدیتے ہیں۔ (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۰۲)

نوٹ:۔ یسوع مسیح اور حضرت عیسیٰ ؑ مرزا صاحب کے نزدیک عیسیٰ ابن مریم کے نام ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"مسیح ابن مریم جسکو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں (توضیح مرام صفحہ ۳)"

حضرت عیسی جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں (راز حقیقت صفحہ ۱۹)"

| | |
|---|---|
| (۳) ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دیسکتے چہ جائیکہ نبی قرار دیں ضمیمہ انجام آتھم صـ۵ حاشیہ | (۳) مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی تھا البشریٰ جلد ۱ صـ ۲۴<br>(ب) حضرت مسیح خدا کے متواضع اور حلیم اور عاجز اور بے نفس بندے تھے مقدمہ براہین احمدیہ صـ ۱۰۴ حاشیہ |
| (۴) مرزا صاحب حضرت مسیح کے معجزے کے بارے میں کہتے ہیں۔ "ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا" ازالہ اوہام حصہ اول صـ ۳۰۷ حاشیہ) | (۴) حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے (آئینہ کمالات اسلام صـ ۶۸) |
| (۵) عیسائیوں نے بہت سے آپ کے (یسوع) کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا (ضمیمہ انجام آتھم صـ ۶ حاشیہ) | (۵) اور سچ صرف اس قدر ہے کہ یسوع مسیح نے بھی بعض معجزات دکھلائے جیساکہ نبی دکھلاتے تھے۔ (ریویو ماہ ستمبر ۱۹۰۲ء صـ ۳۴۲) |
| (۶) حضرت مسیح کی حقیقت نبوت یہ ہے کہ وہ براہ راست بغیر اتباع آنحضرت صلعم کے ان کو حاصل ہے (اخبار بدر ۱۸ رمضان ۱۳۲۳ھ صـ ۶۸) | (۶) حضرت مسیح کو جو کچھ بزرگی ملی وہ بوجہ تابعداری حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملی (مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صـ ۱۲) |
| (۷) خدا نے مسیح کو بن باپ پیدا کیا تھا البشریٰ جلد ۲ صـ ۶۸) | (۷) حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ۔ ۲۲ برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں |

| | |
|---|---|
| | (ازالہ اوہام ص۳۰۳ حاشیہ)<br>(ب) یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔ آگے فرماتے ہیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی)<br>(کشتی نوح ص۱۶ حاشیہ) |
| (۷) یہ قرآن شریف کا مسیح اور اس کی والدہ پر احسان ہے کہ کروڑہا انسانوں کی یسوع کی ولادت کے بارے میں زبان بند کردی اور انکو تعلیم دی کہ تم یہی کہو کہ وہ بے باپ پیدا ہوا (ریویو اپریل ۱۹۰۲ء ص۱۵۹) | (۷) خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا (ضمیمہ انجام آتھم ص۹ حاشیہ) |
| (۸) میرا یہ دعوی ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جسکے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیشگوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا (تحفہ گولڑویہ ص۱۹۵) | (۸) اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں<br>(ازالہ اوہام ص۱۹۵) |
| (۹) وہ ابن مریم جو آنیوالا ہے کوئی نبی نہیں ہوگا (ازالہ اوہام ص۱۲) | (۹) جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ چلتا ہے اس کا انہی حدیثوں سے یہ نشان دیا گیا ہے۔ کہ وہ نبی ہوگا<br>(حقیقت الوحی ص۲۹) |

| | |
|---|---|
| (۱۰) یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں آ گئے ہیں ۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم ص۶۲۳) | (۱۰) حضرت عیسےٰ ؑ کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص۱۹۲) |
| (۱۱) ہاں بعض احادیث میں عیسٰی بن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا (حمامتہ البشریٰ مترجم ص۳) | (۱۱) مسیح آسمان پر سے جب اتریگا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہونگی (تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ء) |
| (۱۲) بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح بن مریم جنکو عیسٰی اور یسوع بھی کہتے ہیں (توضیح المرام ص۳) | (۱۲) حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور ان کا زندہ آسمان پر آسمان پر معہ جسم عنصری جانا اور اب تک زندہ ہونا اور پھر کسی وقت معہ جسم عنصری زمین پر آنا یہ سب انپر تہمتیں ہیں ۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص۲۳۰) |
| (۱۳) آپکے ہاتھ میں سوائے مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا ۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷) (ب) یسوع بوجہ بیماری مرگی کے | (۱۳) ہم تو قرآن شریف کے فرمودہ کے مطابق حضرت عیسیٰ کو سچا نبی مانتے ہیں ۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص۱۰۱) |

| | |
|---|---|
| دیوانہ ہوگیا تھا (ست بچن صـ۱۷۱ حاشیہ) | |
| (۱۴) حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے (براہین احمدیہ صـ۳۶۱) | (۱۴) حضرت عیسیٰ پر یہ ایک تہمت ہے کہ گویا وہ مع جسم عنصری آسمان پر چلے گئے (نصرۃ الحق براہین احمدیہ صـ۴۵) |
| (۱۵) مسیح بھی بنی اسرائیل میں سے نہیں آیا تھا وجہ یہ کہ بنی اسرائیل میں سے کوئی اس کا باپ نہ تھا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صـ۳۶) | (۱۵) بنی اسرائیل کے خاتم الانبیا کا نام جو عیسیٰ ہے خاتمہ نصرۃ الحق ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ب |
| (۱۶) میرے دعوے کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا (تریاق القلوب صـ۱۳۰) | (۱۶) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ (حقیقت الوحی صـ۱۷۹) |
| (۱۷) حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں ہے (حقیقت الوحی صـ۱۰۱ حاشیہ) | (۱۷) حضرت مریم صدیقہ کی قبر بیت المقدس کے بڑے گرجے میں ہے۔ (اتمام الحجۃ صـ۱۹ و صـ۲۰ و صـ۲۱ حاشیہ) |
| (۱۸) افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کی ہی اولاد ہو (مسیح ہندوستان میں صـ۶۸) | (۱۸) ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰؑ کی کوئی آل نہیں تھی۔ (تریاق القلوب صـ۹۹ حاشیہ) |
| (۱۹) مسیح کو صلیب پر تین گھنٹے گذرے تھے (ازالہ اوہام صـ۴۹) | (۱۹) چند ہی منٹ گذرے تھے کہ مسیح کو صلیب سے اتار لیا گیا (ازالہ اوہام صـ۳۸۰) |
| (۲۰) مسیح کے چال چلن کے متعلق | (۲۰) انہوں نے (مسیح نے) اپنی نسبت کوئی ایسا دعویٰ |

| | |
|---|---|
| مرزا صاحب لکھتے ہیں<br>"ایک کھاؤ پیٹو۔ شرابی نہ زاہد نہ عابد۔ نہ حق کا پرستار خود بین۔ خدائی کا دعوے کرنے والا" (مکتوبات احمدیہ جلد ۳ صہ ۲۳/۲۴) | نہیں کیا۔ جس سے وہ خدائی کے مدعی ثابت ہوں (لیکچر سیالکوٹ صہ ۴۳) |

## حضرت امام مہدی کے متعلق متضاد باتیں

| | |
|---|---|
| (۲۱) اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کیوقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانیوالا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنیوالا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم صلعم نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔ (تذکرۃ الشہادتین صہ ۲)<br>(ب) میں خدا سے وحی پاکر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے۔ بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہلبیت | (۲۱) میرا یہ دعوی نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمہ و من عترتی وغیرہ ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صہ ۱۸۵)<br>* |

میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اسی میں سے ہوں (ضمیمہ حقیقت النبوت حصہ اول ایک غلطی کا ازالہ صـ۲۲۶)

## دعوی نبوت کے متعلق متضاد باتیں

(۲۲) وَمَا كَانَ لِي أَنْ أَدَّعِي النُّبُوَّةَ وَأَخْرُجَ مِنَ الْإِسْلَامِ وَأَلْحَقَ بِقَوْمٍ كَافِرِينَ۔ اور یہ مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں نبوت کا دعوی کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قوم کافرین سے جا کر ملجاؤں ..... یہ کیونکر ممکن ہے کہ مسلمان ہو کر نبوت کا ادعا کروں (حمامۃ البشری طبع اول صـ۹)

(۲۲) ہمارا دعوے ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں اخبار بدر ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء

(ب) نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں (حقیقت الوحی صـ۳۹۱)

(۲۳) اور خدا کی پناہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی اور سردار دو جہاںؐ محمد مصطفےٰ صلعم کو خاتم النبیین بنادیا میں نبوت کا مدعی بنتا (حمامۃ البشری صـ۸۳)

(۲۳) سچا خدا وہی ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء صـ۱۱)

| | |
|---|---|
| (۲۴) میں نے نبوت کا دعوی نہیں کیا اور نہ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں لیکن ان لوگوں نے جلدی کی اور میرے قول کے سمجھنے میں غلطی کی (حمامۃ البشری ص۷۹) | (۲۴) ھُوَ الَّذِی اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ مَنَّ عَلَیْنَا - وہ اللہ جس نے اپنے رسول کو ہدایت کیساتھ بھیجا اور دین حق کے ساتھ تاکہ اُسے تمام ادیان پر غالب ثابت کردے بیشک اللہ تعالی نے ہمپر بڑا احسان کیا ہے - (البشری جلد ۲ ص۱۱۰) |
| (۲۵) ان پر واضح ہو کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں - اور کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے قائل ہیں اور آنحضرت صلعم کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں - (تبلیغ رسالت جلد ۶ ص۳۰۲) | (۲۵) قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اَیْ مُرْسَلٌ مِّنَ اللّٰہِ کہہ اے تمام لوگو میں تم سب کی طرف اللہ تعالی کیطرف سے رسول ہو کر آیا ہوں - (البشری جلد ۲ ص۵۶) |

## متفرق متضاد باتیں

| تصویر کا ایک رُخ | اس کے مخالف تصویر کا دوسرا رُخ |
|---|---|
| (۲۶) وید گمراہی سے بھرا ہُوا ہے (البشری جلد ۱ ص۵۰) | (۲۶) ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں (پیغام صلح ص۱۱) |
| (۲۷) اور خدا ہر ایک نقصان سے پاک ہے جسپر کبھی موت اور فنا طاری نہیں ہوتی - بلکہ اونگھ اور نیند سے بھی جو فی الجملہ موت سے مشابہ ہی پاک ہے (وید اور قرآن کا مقابلہ ص۲۲) | (۲۷) مرزا صاحب کو مخاطب کر کے خدا فرماتا ہے اَسْھَرُ وَاَنَامُ - یعنی میں جاگتا ہوں اور سوتا ہوں (البشری جلد ۲ ص۷۹) |

| | |
|---|---|
| (۲۸) میں اپنے رسول کیساتھ ہوں۔ قبول کرونگا۔ خطا کرونگا اور بھلائی کرونگا۔ (البشریٰ جلد ۲ صـ ۷۹) | (۲۸) خدا سہو اور غلطی سے پاک ہے (حقیقت الوحی حاشیہ صـ ۸۶) |
| (۲۹) پھر دجال ایک اور قوم کیطرف جائیگا اور اپنی الوہیت کیطرف انکو دعوت کریگا (ازالہ اوہام جلد ۱ صـ ۲۱۸) | (۲۹) دجّال خدا نہیں کہلائیگا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کا قائل ہوگا۔ بلکہ بعض انبیاء کا بھی۔ (ازالہ اوہام صـ ۴۳) |
| (۳۰) حضرت موسیٰ کی اتباع سے انکی امت میں ہزاروں نبی ہوئے (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صـ ۵) | (۳۰) بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر انکی نبوت موسیٰ ؑ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ (حقیقت الوحی صـ ۹۷ حاشیہ) |
| (۳۱) خدا تعالیٰ کا قانون قدرت ہرگز بدل نہیں سکتا۔ (کرامات الصادقین صـ ۶) | (۳۱) خدا اپنے خاص بندوں کیلئے اپنا قانون بھی بدل دیتا ہے۔ (چشمۂ معرفت صـ ۹۶) |
| (۳۲) خدا تعالےٰ نے اپنے اذن اور ارادہ سے کسی شخص کو موت اور حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں بناتا (ازالہ اوہام صـ ۳۱۵ حاشیہ) | (۳۲) وَاُعْطِیْتُ صِفَۃَ الْاِفْنَاءِ وَالْاِحْیَاءِ مِنَ الرَّبِّ الْفَعَّالِ اور مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔ اور یہ صفت خدا کی طرف سے مجھ کو ملی ہے۔ (خطبہ الہامیہ صـ ۲۳) |
| (۳۳) بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت | (۳۳) یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اسکو کسی اور زبان میں ہو۔ جسکو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں |

نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ (نزول مسیح صفحہ ۵۷)

(۴۳) ایک طرف تو مسیح اور علماء اسلام کو بے نقط گالیاں تطبیس علامت ع ۱۱

تکلیف مالایطاق ہے۔ اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہُوا۔ جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے (چشمہ معرفت صفحہ ۲۰۹)

(۴۴) دوسری طرف یہ فرماتے ہیں

"گالیاں دینا اور بد زبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے"

ضمیمہ اربعین ع ۴ و ع صفحہ ۵

## متضاد اور متناقض باتیں کہنے والیکو خود مرزا پاگل اور مخبوط الحواس کہتے ہیں

(۱) ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں۔ کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق (ست بچن صفحہ ۳۱)

(۲) اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے (حقیقت الوحی صفحہ ۱۸۴)

(۳) کوئی دانشمند اور قائم الحواس آدمی ایسے دو متضاد اعتقاد ہرگز نہیں رکھ سکتا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۹)

(۴) جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۱۱۱)

(۵) قل لو کان الامر من عند غیر اللّٰہ لوجدتم فیہ اختلافاً کثیراً۔ کہہ دو اے مرزا صاحب اگر یہ کاروبار اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو تم اس میں بہت اختلاف پاتے۔ (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۰)

ان تمام علامات سے روز روشن کیطرح یہ بات واضح ہو گئی کہ مرزا صاحب در اصل مالیخولیا کے مریض تھے۔ جسکی وجہ سے مجبوراً یہ تمام باتیں انکے منہ سے نکلتی تھیں۔

# آنحضرت صلعم کے بعد مدعی نبوت یا دجال ہوگا یا مالیخولیا کا مریض

دجالی نبوت کا ثبوت (۱) سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن) یعنی میری امت میں عنقریب ہی تیس ۳۰ جھوٹے دجال پیدا ہونگے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے نبی ہونے کا دعوی کرے گا چونکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ اس لئے میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(۲) لا تقوم الساعۃ حتی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ (مشکوٰۃ شریف باب الملاحم) یعنی اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔ جب تک کہ تیس ۳۰ جھوٹے دجال پیدا ہونگے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے رسول ہونے کا گمان کرے گا۔

ان دونوں حدیثوں سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر وہ شخص جو نبوت کا مدعی ہوگا وہ دجال ہوگا۔

مالیخولیائی نبوت کا ثبوت اگر مریض دانشمند بودہ باشد دعوی پیغمبری و معجزات و کرامات کند۔ (اکسیر اعظم جلد اول ص ۱۸۱)

## دجالی نبی اور مالیخولیائی نبی میں فرق

دجالی نبی اپنے دعوی پر اڑا رہتا ہے۔ اسی کی تائید میں اپنے استدراج[1] اور شعبدہ بات پیش کرتا ہے۔ اپنے آپ کو پیغمبر منوانے میں طرح طرح کی حیلہ سازیاں کرتا ہے۔

مالیخولیائی نبی اپنے نقص دماغ کے باعث دعوی نبوت کے علاوہ اور بھی کئی قسم کے دعوے کرتا ہے۔ کسی بات پر اس کو قرار نہیں ہوتا۔ بعض دفعہ ایسی باتیں کہہ دیتا ہے جنکی واقعات تردید کر دیتے ہیں

[1] خرق عادت بات اگر پیغمبروں سے صادر ہو۔ تو معجزہ اولیا سے صادر ہو تو کرامت۔ کفار سے صادر ہو تو استدراج

# مرزا صاحب مالیخولیائی نبی تھے

چونکہ مرزا صاحب دعوی نبوت کے علاوہ کبھی فرشتہ۔ کبھی خدا کبھی ابن اللہ۔ کبھی مہدی۔ کبھی ذوالقرنین۔ کبھی کرشن کبھی موسیٰ کبھی عیسےؑ بنے۔ اس لئے آپ مالیخولیائی نبی تھے مثلاً

(۱) میں مہدی مسعود ہوں اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (اشتہار معیار الاخبار ص۱۱)

(۲) مجھے منجملہ اورالہاموں کے اپنی نسبت ایک یہ بھی الہام ہُوا تھا کہ ہے کرشن رُدّر گوپال تیری مہماگیتا میں لکھی گئی (لیکچر سیالکوٹ ص۳۴)

(۳) منم مسیح زمان و منم کلیم خدا - منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد (تریاق القلوب ص۳)

(۴) میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں - نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار (درثمین ص۱۰۰)

(۵) دنیا میں کوئی نبی نہیں آیا جسکا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے میں آدم ہوں میں نوح ہوں۔ میں ابراہیم ہوں میں اسحاق ہوں میں یعقوب ہوں میں اسمعیل ہوں میں موسےٰ ہوں میں عیسٰی بن مریم ہوں۔ میں محمدؐ ہوں (تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵

(۶) اس امت کے لئے ذوالقرنین میں ہوں اور قرآن شریف میں مثالی طور پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے۔ (براہین احمدیہ حصہ ۵ ص۹۰)

(۷) اِسْمَعْ وَلَدِیْ - میرے بیٹے سُن (البشریٰ جلد اول ص۴۹)

(۸) میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں - (کتاب البریہ ص۷۸ و ص۷۹)

# مرزائیوں کی بعض تحریروں کا جواب

## چور کی داڑھی میں تنکا

(۱) حکیم عبید اللہ صاحب بسمل احمدی مؤلف حق الیقین کی حق پوشی۔

آپ بیاض نور الدین کو دیکھتے ہوئے جب مالیخولیا کی اس علامت پر پہنچتے ہیں۔

"کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں"

تو فوراً ان کے دل میں کھٹک جاتی ہے کہ واقعی مرزا صاحب ان علامات مالیخولیا کے مصداق تھے تو آپ فوراً اس پر حاشیہ لکھتے ہیں

"الحمد للہ کہ ہمکو خدا نے عادات مریض مالیخولیا اور شمائل انبیاء کی علی وجہ البصیرۃ معرفت عطا فرمائی" (حاشیہ بیاض نور الدین ص۲۱۲)

جواب بالکل عطاءِ معرفت نہیں ہے ورنہ جسطرح آپکے دلمیں شبہ ہوا تھا مزید غور کرتے طبی کتابوں کو دیکھتے پھر مرزا صاحب کو مالیخولیا کا مریض سمجھ کر مرزائیت سے توبہ کرتے پھر یہ الفاظ لکھتے تو ہم سمجھتے کہ واقعی خدا نے آپ کو عادات مریض مالیخولیا اور شمائل انبیاء کی علی وجہ البصیرت معرفت عطا فرمائی ہے۔ لیکن اگر کولہو کے بیل کی طرح آپ جہاں تھے وہیں ہیں تو خاک معرفت عطا ہوئی۔ ہاں اگر یہی الفاظ میں کہدوں تو بجا ہے۔ جو سچے نبیوں کو نبی اور مرزا صاحب کو مالیخولیا کا مریض کہہ رہا ہوں۔ (مؤلف)

(۲) ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کی پہلی چالاکی اور مرزا صاحب کی علامات مالیخولیا پر پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش:۔ ڈاکٹر صاحب ریویو آف ریلیجنز مئی ۱۹۲۷ء کے صفحہ ۱۹ پر مالیخولیا کی تشریح کے ضمن میں لکھتے ہیں "کہ مالیخولیا کی چھ قسمیں ہیں۔ تین اس لحاظ سے جو مریض حرکات کرتا ہے اور تین اس لحاظ سے جو مریض خیال کرتا ہے مگر ان کی تفصیل چونکہ عام فہم نہیں اس لئے میں انکو چھوڑ دیتا ہوں"۔

سبحان اللہ انکی تفصیل تو ایسی عام فہم تھی کہ معمولی سمجھ کا آدمی بھی اُن سے مرزا صاحب کے متعلق ایک فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچ سکتا تھا۔ مگر چونکہ اس سے پول کھلتا تھا۔ اور نبوت کی عمارت کا پاش پاش ہونا یقینی امر تھا اسلئے اسکو چھوڑ دیا۔ اور مالیخولیا کی علامات عامہ جو اکثر امراض میں مشترک ہوا کرتی ہیں۔ اور تمام مریضوں میں ان کا ہونا کوئی ضروری بات نہیں ہے بڑے شد و مد سے لکھنے بیٹھ گئے لیکن علامات

خاصہ جو انکی حرکات اور خیالات سے تعلق رکھتی تھیں۔ جن سے ان کا دعوی پیغمبری۔ خدائی۔ ابن اللہ۔ ملائکہ ثابت ہوتا تھا۔ اور جو مرزا صاحب کے حالات کے عین مطابق تھیں۔ بالکل قلم انداز کر دیں۔ لیکن آگے چل کر مجبوراً ایک علامت خیالات کے متعلق قلم سے نکل ہی گئی۔ یعنی "مریض بعض دفعہ ایسا خیال کر لیتا ہے جسکی واقعات تردید کر دیتے ہیں" (ریویو مئی [illegible]) جس پر ہم کچھہ لکھ بھی چکے ہیں جو مرزا صاحب کے عین مطابق حال ہے

(نوٹ) علامات مرض دو قسم کی ہوا کرتی ہیں۔ ایک عامہ جو اکثر امراض میں پائی جاتی ہیں۔ جیسے بخاروں میں شدت پیاس گبراہٹ بے چینی وغیرہ دوسری خاصہ جو ہر مرض کے لئے مخصوص ہوا کرتی ہیں جیسے کہ بخاروں کے لئے حرارت کا زیادہ ہونا اسی طرح مالیخولیا کی علامت خاصہ جن سے مرض مالیخولیا پہچانا جاتا ہے۔ مریض کے حرکات اور خیالات کے متعلق ہوا کرتی ہیں۔ جسکو ڈاکٹر صاحب نے بڑی ہوشیاری سے نظر انداز کیا مگر ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ تاڑنے والے بھی غضب کی نگاہ رکھتے ہیں

(۳) ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کی دوسری چالاکی اور درد دل کا جواب دینے سے گریز

ڈاکٹر صاحب موصوف نے مئی [illegible] کے ریویو اف ریلیجنز میں میرے معزز دوست اور قابل شاگرد حکیم سید عبد العزیز صاحب چشتی پاکپٹنی کی مقبول عام تصنیف درد دل کا جواب لکھنے کیلئے قلم اٹھایا خیال تھا کہ جسطرح چشتی صاحب نے مرزا صاحب کے حالات مرض کو مرض مالیخولیا کی علامات کیساتھ تطبیق دے کر مرزا صاحب کو مالیخولیا ثابت کیا تھا۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب بھی درد دل کا ترکی بترکی جواب دیکر مرزا صاحب کو صحیح الدماغ ثابت کریں گے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا کیونکہ مرزا صاحب کا مالیخولیا اظہر من الشمس تھا اور ترکی بترکی جواب دینے میں پول کھلتا تھا۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب نے اسموقعہ پر عجب چالاکی کی۔ آپ لکھتے ہیں "میری غرض اس مضمون کے لکھنے سے انکے رسالہ پر جرح یا ان کی کتاب کا ترکی بترکی جواب لکھنا نہیں بلکہ عام پبلک کے سامنے ایک محقق ڈاکٹر کی حیثیت سے حضرت صاحب کے امراض کی اصل حقیقت کو واضح کرنا ہے"

(ریویو آف ریلیجنز مئی ۱۹۲۷ء صفحہ)

(۴) ڈاکٹر شاہ نواز صاحب کی تیسری چالاکی اور مرزا صاحب کو صحیح الدماغ ثابت کرنے کی ناکام کوشش۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ اکثروں نے حضرت صاحب کی تحریرات سے مراق کے مفہوم کو غلط سمجھکر ان کی طرف مرض مالیخولیا کو منسوب کرکے اپنی جلد بازی اور نادانی پر مُہر کردی۔ مگر یہ سب کچھ اس لئے ہُوا کہ جو اعتراض آقا[1] پر کئے گئے تھے وہی غلام[2] پر دُہرائے جائیں۔ تاکہ ہر رنگ میں مسیح موعود حضرت نبی کریمؐ کا کامل بروز اور ظلّ ہو سکے۔ پس ہم طبقہ اطبار کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس مشابہت کو کامل کرنے میں پوری کوشش کی (ریویو آف ریلیجنز مئی ۱۹۲۷ء صد ۲)

جواب۔ اگر ملزم خود اپنے جرم کا اقبال کرلے تو اسمیں مدعی کا کیا قصور۔ مرزا صاحب تو خود معہ اُنکے اہل بیت کے مالیخولیا کا اقرار کرتے ہیں۔ اسمیں کسی کو نادانی اور جلد بازی کا الزام کیسا۔ باقی رہا یہ کہ چونکہ آنحضرت صلعم پر بھی مخالفین نے شاعر اور مجنون کے الزام لگائے تھے۔ اگر مرزا صاحب پر بھی لگائے گئے تو کیا حرج بلکہ مشابہت تامہ ہوگئی۔

جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلعم نے اپنی ساری عمر میں کبھی یہ لفظ نہیں فرمایا۔ کہ میرے دماغ میں خرابی ہے یا مجھے مالیخولیا اور مراق ہے بلکہ برخلاف ازیں بحکم خداوندی وَمَا انت بشاعر او مجنون۔ مجنون کہنے والوں کا مُنہ توڑ دیا۔ برخلاف اسکے مرزا صاحب کسی کے کہنے کی تردید کرنا تو درکنار خود اپنی تصانیف میں متعدد جگہ اپنے مراق، مالیخولیا مخبوط الحواس اور پاگل ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اسمیں آقا اور غلام کی مشابہت کے خواب دیکھنا جلد بازی اور نادانی سے بڑھکر ہے۔

(۵) حکیم نور احمد صاحب کنہ لودی ننگل بھی مرزا صاحب کو مالیخولیا سے نجات نہ دلا سکے۔ حکیم صاحب لکھتے ہیں ان گرو چیلوں کو اتنا بھی پتہ نہیں کہ بیماری مراق کس کو کہتے ہیں۔ یونانی کتب میں مالیخولیا مراقی جسکو طب کریمی میں ہائپو کانڈر ائیسیس لکھا ہے یاروں نے اسی پر محمول کردیا۔ لاحول ولاقوۃ (ریویو اپریل ۱۹۲۵ء صد ۵۴)

آگے چل کر آپ لکھتے ہیں۔ مراق کی بیماری وہ ہے۔ جس کو ڈاکٹری میں کیٹا لیپسی

---

[1] آنحضرت صلعم [2] مرزا صاحب۔

کہتے ہیں۔ اس مرض کو یونانی میں جمود شخوص۔ آخذہ اور قاطوخس کہتے ہیں۔ اسمیں حرکت اور ہوش جزؤً یا کلیتہً جاتی رہتی ہے (ریویو اپریل ۱۹۲۵ء صہ ۴۶)

جواب۔ اس قسم کی بے سرو پا اور عامیانہ تحریر ایک طبیب کے قلم سے نکلنا بیحد افسوس کا موجب ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ مرزائیت کی متعصب عینک کی مہربانی ہے۔ ورنہ میزان الطب پڑھا ہوا شخص بھی یہ جانتا ہے کہ مالیخولیا مراقی اور جمود الگ الگ دو مستقل بیماریاں ہیں جنکی ماہیت، اسباب، علامات اور علاج بالکل جُدا جُدا ہیں اگر حکیم صاحب بیاض نورالدین کا ہی مطالعہ کر لیتے تو کبھی یہ لفظ نہ لکھتے کہ مراق اور جمود ایک ہی چیز ہے آگے چلکر حکیم صاحب حدود الامراض سے فتق کی تعریف کا آخری حصہ نقل کر کے اس عبارت پر بہت زور دیتے ہیں (وقیل المراق ھو کُلّ موضع من جلد البطن کان رقیقاً) حدود الامراض صہ ۲۲۶) یعنی بعض نے کہا کہ پیٹ کا چمڑا جہاں کہیں رقیق ہو۔ اسکو مراق کہتے ہیں۔ اس عبارت سے واضح ہے کہ شکم کے اکثر مواضع کا نام مراق ہے۔ اور ان مواضع کی بیماریاں بیسیوں ہیں۔ پھر یہ بزرگ صرف ایک خاص بیماری کو اسکا محل کسطرح قرار دیتے ہیں (ریویو اپریل ۱۹۲۵ء صہ ۴۶)

جواب۔ یہاں بحث غشا مراق سے نہیں ہے جسکی حکیم صاحب تعریف لکھ رہے ہیں۔ یہاں تو بحث مرض مراق سے ہے جسکی تعریف حدود الامراض کے حوالہ سے ہیں نے اسی رسالہ کے صہ ۸ پر درج کی ہے جسمیں لکھا ہے والمالیخولیا المراقی وھو ان یکون بشرکۃ المراق یعنی مالیخولیا مراقی غشا مراق کی شرکت کے باعث ہوتا ہے۔ تسمیۃ المرض باسم محلہ مرض کا نام اسکی جائے وقوع کے نام پر رکھا گیا جس طرح عام لوگ عظم طحال کو تلی کہدیتے ہیں۔ حالانکہ تلی اس عضو کا نام ہے جسمیں وہ مرض واقعہ ہوتا ہے حکیم صاحب نے تو عوام کو مغالطہ میں ڈالکر مرزا صاحب کو صحیح الدماغ ثابت کرنے کی بہت کوشش کی مگر بقول شخصے ؎

صداقت چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

حکیم صاحب نے تو بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو

یہ کہہ کر کہ اُن کو یونانی اور ڈاکٹری طب سے واقفیت نہیں ہے اُنکی تصنیف مراق مرزا کو اپنی طرف سے لایعنی ثابت کرنا چاہا تھا۔ لیکن حکیم صاحب کی اپنی واقفیت کا یہ حال ہے کہ مراق اور جمود کو ایک ہی مرض قرار دے رہے ہیں۔ جو سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہے حکیم صاحب اگر کسی وقت اس معاملہ میں میرے ساتھ مکالمہ کریں یا کم از کم میرے طبیہ کالج کے کسی طالب علم کے ساتھ ہی تبادلۂ خیالات کریں تو قوانین طب کے مطابق مالیخولیا مراقی کی حقیقت اور پھر مرزا صاحب کا اسمیں مبتلا ہونا اُن پر ظاہر ہو جائے۔

(۶) مولوی تاج الدین صاحب لائلپوری کی رسالہ مراق مرزا کا جواب دینے میں ناکامی۔ آپ فرماتے ہیں مراق سے مراد جنون یا مالیخولیا مراقی نہیں بلکہ محض دوران سر مراد ہے جیسا کہ حضرت اقدس نے یہی بیماری اپنے بدن کے اُوپر کے حصہ میں بیان فرمائی ہے (اخبار الفضل یکم اپریل ۱۹۳۰ء صہ ۱۱)

جواب۔ مرزا صاحب نے بیشک اپنے سر میں دوران سر تسلیم کیا ہے لیکن یہ کہیں نہیں کہا کہ مراق سے مراد دوران سر ہے۔ بلکہ مرزا صاحب نے اپنے بدن میں دوران سر اور مراق دو الگ الگ بیماریاں تسلیم کی ہیں۔ (ملاحظہ ہو رسالہ ہذا شہادت صہ ۲) دنیا کا کوئی طبیب مراق کو دوران سر سے تعبیر نہیں کر سکتا اور نہ ہی مرزا صاحب نے مراق کہہ کر دوران سر مراد لیا ہے کیونکہ مرزا صاحب خاندانی حکیم تھے۔ بلکہ خود بھی طب سے واقف تھے جیسا کہ وہ خود لکھتے ہیں۔ میں نے خود طب کی کتابیں پڑھی ہیں۔ اور ان کتابوں کو ہمیشہ دیکھتا رہا (رازحقیقت صہ ۶ حاشیہ) اس لئے مرزا صاحب کے فرمودہ لفظ مراق سے دوران سر مراد لینا مرزا صاحب کی ہتک کرنا ہے علاوہ ازیں دیگر واقعات بھی مرزا صاحب کو مالیخولیا ہونے کی تائید کر رہے ہیں۔ مثلاً مرزا صاحب ہمیشہ خلوت پسند تھے۔ رات دن کتب بینی اور مضامین نویسی آپکا شغل تھا۔ دن تو دن رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک بیٹھے اس قسم کے کام کیا کرتے تھے (ملاحظہ ہو رسالہ ہذا شہادت صہ ۳) تو ایسی حالتیں مالیخولیا کا ہو جانا

بالکل آسان اور یقینی امر ہے۔ چنانچہ اسی قسم کا مالیخولیا حکیم فارابی کو بھی ہو گیا تھا۔ علامہ طبری لکھتے ہیں میں نے بہت سے فاضلوں کو دیکھا کہ اکیلے رہنے لگے اور علوم کے سوا اور شغل چھوڑ دیئے اور آدمیوں سے تنہائی اختیار کی۔ پھر انکے اخلاط جل گئے اور انکو مالیخولیا ہو گیا۔ چنانچہ ایک انہی میں سے فارابی ہے (طب اکبر مطبع نولکشور مطبوعہ سنہ ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۶)

آگے چلکر مولوی صاحب لکھتے ہیں "کہ اس بیماری کو لفظ مراق سے موسوم کرنیوالوں نے بھی حضور کے الہامات کو خدائی کلام تسلیم کیا ہے اور کبھی بھی وہ اس وہم میں نہیں پڑے جس میں آپ (مولوی ثناء اللہ یا بابو حبیب اللہ) مبتلا ہیں"

جواب - معاذ اللہ معاذ اللہ وہ کون بیوقوف ہوگا جو مرزا صاحب کو مراقی مانتے ہوئے انکے کلام کو خدائی کلام تسلیم کرتا ہوگا۔ مسلمان تو الگ رہے احمدی حضرات بھی ایسا تسلیم نہیں کر سکتے۔ چنانچہ ڈاکٹر شاہ نواز خاں احمدی لکھتے ہیں کہ ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ اسکو ہسٹریا، مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوی کی تردید کیلئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی (ریویو اگست ۱۹۲۶ء ص ۶-۷)

## احمدی اصحاب کا ایک اعتراض اور اسکا زبردست جواب

اعتراض جب مرزا صاحب مالیخولیا کے مریض ٹھہرے اور ان کا دماغ غیر صحیح ثابت ہوا تو انکو کافر کاذب ملعون یا دجال کیوں کہا جاتا ہے۔ جبکہ مریضان مالیخولیا کا ہر فعل غیر اختیاری اور مرض کے نتیجہ کے طور پر ہوا کرتا ہے۔ تو مرزا صاحب کو مورد الزام ٹھہرانا کیا معنی رکھتا ہے۔

جواب - کسی کو کیا ضرورت پڑی کہ خواہ نخواہ مرزا صاحب کو کافر کاذب یا ملعون وغیرہ کہے۔ لیکن اگر مرزا صاحب خود بخود یہ سب کچھ بنتے پھریں تو کسی کے کہنے پر کیا اعتراض نمبروار سنئے۔

(۱) مرزا صاحب کو کافر کہنا

مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ "اور یہ مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں ادعاء نبوت کر دوں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قوم کافرین سے جا کر مل جاؤں ......

یہ کیونکر ممکن ہے کہ مسلمان ہو کر نبوت کا ادّعا کروں (حمامتہ البشریٰ ص۷۹)

## دعویٔ نبوت

(۱) ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

(۲) نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔ (حقیقت الوحی ص۳۹۱)

(۳) سچا خدا وہی خدا ہے۔ جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء ص۱۱)

مرزا صاحب کی ان تحریروں کو دیکھ کر انہی کے قول کے مطابق علماء نے مرزا صاحب پر کفر کا فتوی دیدیا ہے

## مرزا صاحب کو کاذب کہنا

مرزا صاحب کے کلام میں بے شمار تناقض ہے جیسا کہ علامت نمبر۲۰ میں دکھلایا گیا ہے۔ پھر مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہی (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص۱۱۱) اسوجہ سے علماء نے مرزا صاحب کو مفتری کاذب اور جھوٹا کہدیا

## مرزا صاحب کو ملعون کہنا

مرزا صاحب جگہ بجگہ اپنی تصانیف میں نبوت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں (تبلیغ رسالت جلد۶ ص۲ و ۳) اس تحریر کے مطابق علماء نے مرزا صاحب کو ملعون کہدیا

## مرزا صاحب کو دجّال کہنا

اس رسالہ کے صفحہ ۲۱ پر مشکوٰۃ شریف کی دو حدیثیں نقل کیگئی ہیں جن میں ثابت کیا گیا ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد مدعی نبوت دجّال ہوگا۔ ان کے مطابق علماء نے مرزا صاحب کو دجّال کہدیا۔

## مرزا صاحب کو پاگل کہنا

مرزا صاحب کے کلام میں بے شمار تناقض ہے جیسا کہ ص۲۲ پر دکھایا گیا ہی جبکہ مرزا صاحب لکھتے ہیں ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں

کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق (ست بچن صفحہ ۱۳۱)
اس تحریر کے مطابق میں نے مرزا صاحب کو سودائی کہدیا ہے۔ بتائیے اسمیں کسی کا کیا قصور۔

## باپ تو مراقی تھا ہی بیٹا بھی مراقی نکلا

ڈاکٹر شاہ نواز صاحب لکھتے ہیں " (۱) جب خاندان سے اس کی ابتدا ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بیشک یہ مرض منتقل ہوا چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ مجھکو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے (ریویو اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۱)

(۲) اگر حضرت خلیفہ ثانی پر بوجھ نہ پڑتا تو مراق کی علامات ظاہر نہ ہوتیں (ایضاً صفحہ ۱۱)
میں کہتا ہوں اگر خلیفہ صاحب کے مراق کا باعث دماغی بوجھ سمجھا جائے تو خلیفہ اول حکیم نور الدین صاحب کو کیوں نہ مراق ہوا حالانکہ خلیفہ ثانی کی نسبت ان کے دماغ پر زیادہ بوجھ پڑتا تھا۔ لہذا معلوم ہوا کہ اسکے کوئی خاص اسباب تھے۔ جو مرزا صاحب آنجہانی اور ان کے صاحبزادہ میں ہی پائے جاتے تھے (مؤلف)

## مرزا صاحب آنجہانی کی بیوی کو بھی مراق تھا

مرزا صاحب لکھتے ہیں میری بیوی کو بھی مراق کی بیماری ہے (اخبار الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۲)
قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو ÷ خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

## خدا نے مرزا محمود صاحب کے منہ سے بھی اپنے والد کو نادان کہلوا دیا

الہام مرزا "کرمہائے تو مارا کرد گستاخ ۔ تیری بخششوں نے ہمکو گستاخ کر دیا۔
(براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۵/۵۵۶)

خلیفہ محمود صاحب کا اس الہام پر تبصرہ۔ نادان ہے وہ شخص جسنے کہا۔ "کرمہائے تو مارا کرد گستاخ"۔ کیونکہ خدا کے کرم انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے (الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۲)

## مرزا صاحب کے مالیخولیا کا فیصلہ اور اسکی تائید

ان تمام واقعات اسباب۔ عوارضات اور علامات کو مدنظر رکھکر ہر ذی شعور شخص

اسباب کا فیصلہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جناب مرزا صاحب مرض مالیخولیا کے مریض تھے خصوصًا جبکہ خود مرزا صاحب تو اسباب کا اقرار کریں اور انکے حواریین اسکی تائید فرمادیں اور تمام طبی کتابیں اس کا ثبوت دیں۔ توکسی کی کیا مجال ہے کہ اس کے برخلاف کہہ سکے۔

حکیم الامۃ حضرت مولانا اشرف علی شاہ صاحب تھانوی مجدّد مائۃ حاضرہ مدظلہ العالی نے بھی مرزا صاحب کو مالیخولیا تسلیم کیا ہے۔ آپ مرزا صاحب کے دعوی مہدیت و مسیحیت کا رد فرماتے ہوئے اخیر میں فرماتے ہیں۔

"احقر کے نزدیک منشاء انکے خیالات کا فساد قوت متخیلہ ہے جو اسباب خاص میں ہوگیا ہے جس کا سبب گاہے طول خلوت بھی ہو جاتا ہے اور گاہے اس میں کچھ کشف بھی ہونے لگتا ہے۔ جیسا کہ شرح اسباب وغیرہ میں مذکور ہے۔ (الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح صفحہ ۳۱)

مالیخولیا کے ثبوت کے بعد ایک احمدی ڈاکٹر کا فتویٰ ہے کہ مالیخولیا کا مریض نبی نہیں ہوسکتا۔ ڈاکٹر شاہ نواز خانصاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن لکھتے ہیں کہ ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا۔ مالیخولیا۔ یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوی کی تردید کیلئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے۔ جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے (ریویو اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۶)

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا

حکیم محمد علی امرتسری

# طبی مشورہ

ہر وہ مریض جو پیچیدہ اور الجھی ہوئی بیماریوں میں مبتلا ہو کر مایوس ہو چکے ہوں۔ یا کسی پرائیویٹ اور خطرناک امراض کے علاج سے ناکامی حاصل کر چکے ہوں۔ وہ امرتسر کے مشہور کہنہ مشق اور نامور طبیب جناب حاجی حکیم محمد علی صاحب سند یافتہ طبیہ کالج دہلی ہیڈ پروفیسر طبیہ کالج امرت سر کے مطب میں آکر دیسی طب کے کمالات کا مشاہدہ کریں۔ اور حضرت مسیح الملک مرحوم دہلوی کے مطب کا منظر اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرما کر ہر قسم کی امراض کے علاج کا مشورہ لیں۔

(۱) غرباء سے معائنہ کی فیس اپنے مطب میں نہیں لی جاتی۔

(۲) بیرونجات کے مریضوں کا علاج بذریعہ خط و کتابت کیا جاتا ہے۔

---

حکیم صاحب کے مطب کا پتہ

حکیم محمد علی سند یافتہ طبیہ کالج دہلی دروازہ مہاں سنگھ امرتسر

---

المشتہر: حکیم سردار احمد خاں منیجر دلی دواخانہ رجسٹرڈ دروازہ مہاں سنگھ امرتسر

(رجسٹرڈ)

# دلّی دواخانہ امرتسر

بیادگار حضرت مسیح الملک مرحوم حکیم محمد اجمل خاں صاحب رئیس اعظم دہلی

زیر سرپرستی حاجی حکیم محمد علی صاحب سند یافتہ طبیہ کالج دہلی ہیڈ پروفیسر طبیہ کالج امرتسر

مسیح الملک مرحوم کا دلی ارادہ تھا۔ کہ امرتسر جیسے مشہور تجارتی شہر میں دہلی کی طرز کا باقاعدہ دواخانہ قائم کیا جائے جسمیں ہر ایک مفرد اور مرکب دوا نہایت اعلیٰ دستیاب ہو سکے۔ اس لئے یہ دواخانہ مسیح الملک مرحوم کی یادگار میں قائم کیا گیا ہے۔ جس میں ہر ایک مفرد دوا نہایت عمدہ اور مصفیٰ اور مرکب ادویات پورے اجزا کے ساتھ طبی اصول کے مطابق تیار شدہ واجبی قیمت پر ملتی ہیں۔ فہرست کلاں مفت بھیجی جاتی ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ دیسی طب ہماری طبائع کے نہایت مناسب ہے مگر کمی اس بات کی ہے کہ اچھی ادویات نہیں ملتیں۔ اس کمی کو پورا کرنے کیلئے یہ عظیم الشان دواخانہ دروازہ نہال سنگھ امرتسر میں ایک عظیم الشان بلڈنگ میں جو حکیم صاحب نے اسی کام کیلئے تیار کرائی ہے قائم کیا گیا ہے۔ ہر قسم کی معجونیں اطریفل اور خمیرے اور نیز اعلیٰ کشتہ جات تیار ملتے ہیں۔ زہریلی اشیاء مثلاً سنکھیا ہڑتال رسکپور کچلہ وغیرہ نہیں فروخت ہوتا ہے قیمتی اشیا مثلاً مشک عنبر مروارید واجبی قیمت پر بکتے ہیں۔

منیجر دلّی دواخانہ رجسٹرڈ نہال سنگھ گیٹ امرتسر